سوال

(27) بے وضو پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

غسل فرض تھا مگر بھول کر چند نمازیں بغیر غسل کے صرف وضو کر کے پڑھ لی جائیں تو کیا یاد آنے پر ان نمازوں کو دہرایا جائے گا یا صرف استغفار کر لیا جائے؟ (اعجاز احمد، گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس مسئلے میں کوئی صریح حدیث مجھے معلوم نہیں۔

امام عبدالرحمان بن مہدی نے فرمایا:

"قال ابن مهدي: قلت لسفيان الثوري: تعلم ان احداً قال: يعيد ويعيدون عن حماد؟ قال: لا"

ہمیں عبداللہ بن عمر (بن حفص بن عاصم العمری) نے نافع سے حدیث بیان کی کہ ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، پھر انھیں یاد آیا کہ ہاتھ آلہ تناسل (شرمگاہ) کو لگ گیا تھا، لہذا انھوں نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: میں نے سفیان (ثوری) سے پوچھا: کیا آپ کے علم میں ہے کہ کسی نے یہ کہا ہو: لوگ نماز دوبارہ پڑھیں گے؟ انھوں نے فرمایا: حماد (بن ابی سلیمان) کے علاوہ کوئی نہیں۔ (سنن دارقطنی 1/365ح1359 وسندہ حسن)

اس روایت میں عبداللہ العمری نیک، صدوق اور جمہور کے نزدیک مضعف ہونے کی وجہ سے ضعیف راوی ہیں، لیکن خاص نافع سے اُن کی روایت حسن ہوتی ہے۔

امام عثمان بن سعید الدارمی نے امام یحییٰ بن معین رحمة اللہ علیہ سے پوچھا: نافع سے ان کی روایت کس طرح ہے؟ انھوں نے فرمایا: "صالح" اچھی ہے۔

(تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 523 تاریخ بغداد 10/20 ت 5135)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے العمری عن نافع والی روایت کو "ھذا حدیث حسن" کہا۔ (ح854)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے العمری عن نافع کی سند سے ایک حدیث بیان کی۔ (صحیح مسلم: 2132)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے العمری عن نافع کی روایت میں شک کا اظہار کیا۔ (دیکھئے جزء رفع الیدین: 83 صحیح ابن خزیمہ قبل ح 1431، 1860)

جمہور کی خاص توثیق کی وجہ سے عبداللہ العمری نافع سے روایت میں حسن الحدیث ہیں، لہذا یہ سند حسن ہے۔ امام عبدالرحمان بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 198ھ) نے فرمایا:

"وھو ھذا المجتمع علیہ الجنب یعید ولا یعیدون ما أعلم فیہ اختلافا"

"اور اس بات پر اجماع ہے کہ جنبی (حالتِ جنابت میں پڑھی ہوئی نماز) دوبارہ پڑھے گا اور وہ (اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے) اپنی نمازیں نہیں دھرائیں گے، مجھے اس بارے میں کسی اختلاف کا کوئی علم نہیں ہے۔ (سنن دار قطنی 1/365 ح1357 وسندہ صحیح)

یہاں اجماع سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اجماع ہے، جس کی مخالفت حماد بن ابی سلیمان (تابعی صغیر وصدوق حسن الحدیث) کے سوا کسی سے ثابت نہیں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 2/401)

البتہ بعد میں سفیان ثوری (تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی وہی موقف اختیار کرلیا جو حماد کا تھا۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 2/45 ح4577 وسندہ حسن)

خلاصہ یہ کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے بے وضو نماز یا نمازیں پڑھ لے تو اس پر ضروری ہے کہ وہ یہ نمازیں دوبارہ پڑھے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر غلطی سے بے وضو نماز پڑھنے والا امام ہو تو مقتدیوں کا کیا ہوگا؟ کیا وہ اپنی نمازیں دوبارہ پڑھیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جمہور سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں مقتدیوں کی نماز ہوگئی انھیں یہ نمازیں دھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ [1]

بعض علماء نے اس مسئلے پر سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ (4/اپریل 2011ء)

---

[1]۔ سیدنا شرید الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھا دی، پھر انہوں نے (خود) نماز دہرائی لیکن ان (مقتدیوں) کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ (السنن الکبریٰ 2/399،400 سنن الدار قطنی 1/364 ح1364 وسندہ حسن)

المغنی لابن قدامہ (2/100،99) میں مذکور ہے: "اگر امام بے وضو یا جنبی حالت میں جماعت کرادے، جبکہ وہ اس سے لاعلم ہو اور مقتدی بھی اس کی اس کیفیت سے آگاہ نہ ہوں تو ان کی نماز صحیح ہے اور امام کی نماز باطل ہے۔ اجماع صحابہ سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔" (ندیم ظہیر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

محدث فتویٰ